INTERNATIONAL PREMIER JOURNAL OF LANGUAGES & LITERATURE (IPJLL)
VOLUME 4, ISSUE 2, 2026 p-ISSN: 3007-2336 e-ISSN: 3007-2344

حیدرآباد کا ماسٹر پلان

ڈاکٹر عبدالقدوس حسن راشد
صدر شعبۂ اردو گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی حیدرآباد
abdul.qudoos@gcuh.edu.pk

ڈاکٹر حفیظ الرحمان
اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی حیدرآباد
hafeezurrehman@gcuh.edu.pk

Abstract

Hyderabad is one of the major cities of Pakistan and is facing numerous challenges due to its rapidly growing population. To address these issues, a comprehensive urban development plan is essential. First, completion of residential schemes and removal of illegal encroachments should be ensured. Roads must be widened, and new railway tracks and inter-district highways should be constructed to improve connectivity. The drainage system needs urgent attention—natural water flow should be utilized, and proper sewage channels must be built along both sides of rivers and canals, especially in the southern areas.For clean water supply, water storage capacity should be enhanced, and steps must be taken to raise the groundwater level. The city also requires a reliable public transport system, including buses and metro trains. Plantation drives and the construction of public parks should be promoted to improve the urban environment.Modern waste management should focus on converting garbage into energy. Sufficient public toilets must be provided in busy areas. Strict enforcement of building codes is necessary to ensure planned urban growth. Restoration of historical buildings and promotion of tourism will enhance the city's cultural and economic profile. Finally, institutions like the central jail should be relocated outside the city to free up valuable urban space.

Keywords: *Urban Development, Infrastructure Planning, Water Management, Public Transportation, Waste Management, Sustainable Urban Growth*

Corresponding Author: ڈاکٹر عبدالقدوس حسن راشد (صدر شعبۂ اردو گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی حیدرآباد)

Email: abdul.qudoos@gcuh.edu.pk

INTERNATIONAL PREMIER JOURNAL OF LANGUAGES & LITERATURE (IPJLL)
VOLUME 4, ISSUE 2, 2026 p-ISSN: 3007-2336 e-ISSN: 3007-2344

ابتدائیہ

1931ء کے آخر میں دوسری گول میزکانفرنس میں شرکت کے بعدعلامہ اقبال جب اطالیہ کادورہ کیا۔اطالیہ کے حکمران مسولینی سے ملاقات کی ۔مسولینی نے علامہ اقبال سے نصیحت کاتقاضہ کیا۔[۱]علامہ اقبال نے کہاکہ جب شہر کی آبادی ایک حدسے بڑھ جائے تونئے شہر آبادکیے جائیں ۔ [۲] یہ سناتھاکہ مسولینی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑااور اِس خیال کوزبردست اندازمیں سراہا۔اُس دور میں مسولینی اور اب جدیددنیاتسلیم کرچکی ہے کہ شہروں کی آبادکاری کیسی اور کیوں ضروری ہے۔شہروں کابسانایقیناایک مسئلہ ہے لیکن انھیں درست اندازمیں چلانااِس سے بڑامسئلہ ہے۔ پاکستان میں اِس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے ملک میں اسلام آبادجیساشہر مثالی منصوبہ بندی کے سبب وجودمیں آیاہے ۔ضرورت اس ب بات کی ہے کہ ہرشہرکے لیے ایک ماسٹر پلان بنایاجائے اوراس پر بھرپور عمل درآمدکیاجائے۔۱۹۶۰ء میں پاکستان کے جن چھے شہروں کاماسٹر پلا ن منظور کیاگیاتھاان میں ایک حیدرآبادبھی شامل تھا حیدرآبادکوایک ماسٹر پلان کی اشدضرورت ہے،اس کے لیے چندتجاویزکاجائزہ پیش ہیں

حیدرآباد

حیدرآبادضلع صوبۂ سندھ کے جنوب میں دریائے سندھ کے بائیں کنارے آبادملک کاآٹھواں اور صوبے کادوسرابڑاشہر ہے۔[۳]حیدرآباد ضلع چار تحصیلوں قاسم آباد،لطیف آباد،حیدرآبادشہراور حیدرآباددیہی (ٹنڈوجام) پر مشتمل ہے،وفاقی ادارہ ٔ شماریات کی ۲۰۱۷ء کی مردُم شماری کے مطابق ضلع کی کل آبادی21لاکھ 99ہزار 9سو28 نفوس پر مشتمل ہے۔ [۴]آبادی میں سالانہ شرح اضافہ 2.5ہے ۔حیدرآباد کومتعددمسائل کاسامنا ہے ان مسائل میں سڑکیں ،فراہمی آب ،نکاسی آب ،تجاوزات ،رہائشی سہولتوں کا فقدان ،ٹرانسپورٹ ،صنعت وحرفت ،تفریحی مقامات ، شجر کاری ، بے روزگاری نمایاں ہیں۔اگر جامع منصوبہ بندی کی جائے توحیدرآبادکے مسائل حل ہوسکتے ہیں شہرکی خوب صورتی اور صحت مندانہ ماحول میسر آسکتاہے ۔

آبادی کی منتقلی بذریعہ رہائشی اسکیمیں

گنجان آبادی ہونے کے سبب شہر متعدد مسائل کاشکارہے ، صرف رہائشی اسکیموں کی تکمیل سے شہرسے مسائل ختم یابڑی حدتک کم ہوسکتے ہیں سب سے پہلے یہاں کے مکینوں کورہائشی سہولتیں کی فراہم کی جاناچاہیے ۔2005ء میں ضلعی حکومت نے بڑھتی ہوئی ضروریات کے سبب لطیف آبادمیں کہسار کے قریب گلستان سرمست ہاؤسنگ اسکیم کیائل کاشکارہے ، صرف رہائشی اسکیموں کی تکمیل سے شہرسے مسائل ختم یابڑی حدتک کم ہوسکتے ہیں سب سے پہلے یہاں کے مکینوں کورہائشی سہولتیں کی فراہم کی جاناچاہیے ۔2005ء میں ضلعی حکومت نے بڑھتی ہوئی ضروریات کے سبب لطیف آبادمیں کہسار کے قریب گلستان سرمست ہاؤسنگ اسکیم نام رہائشی منصوبہ شروع کیاگیاتھاجسے بے حدپذیرائی ملی ،اب تک 90فی صدخریداروں نے مکمل ادائیگی کردی ہے لیکن الاٹیزکوانتظامیہ کی جانب سے قبضہ نہیں دیا گیا ہے ۔ [۵]رہائشی سہولتوں کے فقدان سے ایک جانب انفرا اسٹرکچر پر دباؤبڑھتاجارہاہے دوسری جانب پراپرٹی کی قیمتوں میں ہوشربااضافہ ہورہاہے۔خصوصاًپکے قلعے کی مخدوش حالت بالخصوص فصیلیں حادثات کاباعث بنتی ہیں۔سرکاری اورنجی شعبے کی رہائشی اسکیموں میں بنیادی ضروریات مثلاً:بجلی ،پانی ،گیس اور سیوریج سسٹم ناپیدہیں ،اندرونِ شہر یوٹیلیٹی کی بڑھتی ہوئی ضرورت کوپوراکرناقدرے د میں دشوارہے پہلاحق پہلے والوں کاہوتاہے اگر اِس اصول کوبھی اپنایاجائے تونئی رہائشی اسکیمیوں میں شہر کے وہ مکین ہی بسیراکریں گے جنھیں یہی اندرونِ شہر رہائش دستیاب نہیں ہیں اورنئی اسکیمیوں میں انفرااسٹرکچر قائم کرناسہل بھی ہے۔

تجاوزات کاخاتمہ اور اس کی حوصلہ شکنی

تعلقہ حیدرآبادشہر ضلع کاقدیم اور گنجان آبادی والاعلاقہ ہے تین بڑی نہریں پھلیلی ،پنیاری اور لائیڈ کینال جام شوروسے نکلتی ہوئی جنوبی اضلاع ٹنڈومحمدخان ،ماتلی ،بدین کے علاقوں کوسیراب کرتی ہوئی ڈیلٹامیں اختتام پذیر ہوتی ہیں،ان نہروں کے دائیں اوربائیں جانب آباد ی اورتجاوزات قائم ہیں اس کے متعلق عدالت عالیہ سندھ فیصلہ دے چکی ہے کہ اِ ن نہروں سے ملحقہ تجاوزات کاخاتمہ کیاجائے ،ایریگیشن ،ریونیو اور بلدیہ ملکیت کے دعوے دارہیں ،پھلیلی نہر شہرکے درمیان سے گزرتی ہے اور اس کے دائیں بائیں سب سے زیادہ آبادی ہے۔دائیں کنارے کالی موری سے ٹنڈومیرمحمودکے علاقے میں 950 گھر،چھے مساجد،دوخانقائیں اور قیام پاکستان سے قبل کے دومتروک شدہ مندر ہیں ،یہاں کے کچھ مکینوں کے پاس رجسٹریاں اورفردِ حقّیت اور کچھ کے پاس عشروں پر محیط قیام کے ثبوت ہیں، عدالت کے قطعی حکم کے باوجودیہاں سے تجاوزات ہٹانے کے لیے متعددکوشش کی گئی ہیں ،پارک ،کمیونٹی ہال اوربھینس کے باڑے ختم کیے جاچکے ہیں لیکن اصل مسئلہ مکینوں کاہے اُن کامطالبہ ہے کہ حکومت انھیں متبادل جگہ یامعاوضہ فراہم کرے ،انھوں نے عدالت سے رجوع کیاہواہے۔ پھلیلی نہر کے بائیں کنارے بھی گنجان آبادی ہے فی الحال اس آبادی کے خلاف کارروائی نہیں کی جارہی ۔پھلیلی نہر سے مزیدمشرق میں واقع پنیاری اورلائیڈ کینال (پکی نہر)کے کنارے تجاوزات پھلیلی نہر سے کم ہیں انتظامیہ کے لیے تجاوزات کاخاتمہ بھی آسان ہے ۔ دوسری بڑی تجاوزات کراچی ۔لاہور۔پشاور کی مرکزی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ واقع ہے ، حیدرآبادسے ایک ریلوے لائن جنوبی اضلاع کے لیے ٹنڈومحمدخان ،ماتلی اوربدین تک جاتی ہے۔مرکزی لائن کے ساتھ تجاوزات حسین آباد،آٹوبھان روڈ ،لطیف آباد،مکی شاہ روڈ ،امریکن کوارٹرز،اسلام آباد،ٹنڈویوسف ، ٹنڈوٹھوڑو ، چینل پھاٹک تک تقریباًلائن کے ساتھ ساتھ واقع ہے ،حیدرآباد۔بدین ریلوے لائن ایک عرصے سے بندہے جس کے سبب پٹڑیاں زمین میں دھنس چکی ہیں قبضہ مافیاتیزی سے قبضے کررہی ہے ۔اس کے علاوہ سابقہ اوڈین سینما ریلوے ٹریک سے کالی موری میں پھلیلی نہر تک جنوباًشمالاًنکاسی آب کانالہ ہے ،ا س نالے کے کہیں دائیں اور بائیں اورکہیں دونوں جانب تجاوزات قائم ہیں ۔ دیگر مقامات پر چھوٹی بڑی تجاوزات قائم ہیں ،سرکاری محکمے بھی اس کام میں پیچھے نہیں ہیں،ہنوزسلسلہ جاری ہے۔ قدیم لاہور کی طرزپر حیدرآبادبالخصوص تحصیل حیدرآبادسٹی ں سڑکیں اور گلیاں نہایت تنگ ہیں بعض سڑکیں اتنی تنگ ہیں کہ اگر کوئی شخص چوڑائی میں موٹر سائیکل کھڑی کردے توٹریفک جام ہوسکتاہے اور بعض گلیاں اتنی تنگ ہیں ایک وقت میں ایک ہی شخص کاگزرممکن ہوتاہے۔اِن سڑکوں اور گلیوں کوکشادہ کرناانتہائی ضروری ہے اِس سے ایک جانب سڑکیں اور گلیاں نہایت تنگ ہیں بعض سڑکیں اتنی تنگ ہیں کہ اگر کوئی شخص چوڑائی میں موٹر سائیکل کھڑی کردے توٹریفک جام ہوسکتاہے اور بعض گلیاں اتنی تنگ ہیں ایک وقت میں ایک ہی شخص کاگزرممکن ہوتاہے۔اِن سڑکوں اور گلیوں کوکشادہ کرناانتہائی ضروری ہے اِس سے ایک جانب شہریوں کاآمدورفت میں آسانی ہوگی اور دوسری جانب ہنگامی صورت حال سے نمٹنے میں بھی آسانی ہوگی۔

سڑکیں ،پل اوربالائی گزرگاہیں

تینوں نہروں اورریلوے ٹریک کے دائیں بائیں تجاوزات صاف کرکے کشادہ سڑکیں تعمیر کی جائیں۔ عبدالستار ایدھی روڈ (کالی موری ،سی آئی اے سینٹر)بالائی گزرگاہ کی تعمیر ناگزیرہے۔نہرکے دائیں بائیں سے ریلوے ٹریک پر پل تعمیرکے جائیں ۔نہروں کے اردگردقائم سڑکیں حیدرآبادکے مضافات کے ساتھ ساتھ ٹنڈوڈو محمد خان ،ماتلی ،بدین اور اس سے مزیدآگے تک تعمیر کی جاسکتی ہیں،سڑکوں کی تعمیر سے نہریں مستقل تجاوزات سے محفوظ ہوجائیں گی،ایک جانب اندرونِ شہر و ضلع سفری سہولتوں میں اضافہ

ہوگا،ٹریفک کامتبادل ذریعہ میسر ہوگا، ٹریفک جام سے نجات ملے گی دوسری جانب یہی سڑک ٹنڈو محمد خان ،ماتلی ،بدین اور اس سے مزیدآگے تک تعمیر کی جاسکتی ہیں،

سڑکوں کی تعمیر سے نہریں مستقل تجاوزات سے محفوظ ہوجائیں گی،ایک جانب اندرون ِشہر و ضلع سفری سہولتوں میں اضافہ ہوگا،ٹریفک کامتبادل ذریعہ میسر ہوگا، ٹریفک جام سے نجات ملے گی دوسری جانب یہی سڑکیں بں بین الاضلاعی رابطے کاذریعہ بنیں گی ،فاصلے سمٹ جائیں گے۔ریلوے ٹریک کے ساتھ ساتھ سڑکوں کی تعمیر سے ریلوے کی قیمتی زمین قبضہ مافیاکی دسترس سے محفوظ ہوجائے گی ،کئی کلومیٹر پر مشتمل ایک کشادہ سڑک شمالاًجنوباً تعمیر کی جاسکتی ہے اس سے سابقہ اوڈین سینما،گرونگر،فین الاضلاعی رابطے کاذریعہ بنیں گی ،فاصلے سمٹ جائیں گے۔ریلوے ٹریک کے ساتھ ساتھ سڑکوں کی تعمیر سے ریلوے کی قیمتی زمین قبضہ مافیاکی دسترس سے محفوظ ہوجائے گی ،کئی کلومیٹر پر مشتمل ایک کشادہ سڑک شمالاًجنوباً تعمیر کی جاسکتی ہے اس سے سابقہ اوڈین سینما،گرونگر،فقیر کاپڑ،نشاط پلازہ،بھینس پیڑی ،لیاقت کالونی سے کالی موری تک سڑک کے ذریعے شہریوں کوایک اچھاروٹ شہریوں کومیسر آسکتاہے اگر شہریوں کے مکانات اس منصوبے میں رکاوٹ ہوں توایسے مکانات کو مارکیٹ قیمت کے مطابق حاصل کیاجاسکتاہے۔ اِس وقت اس روٹ پر کہیں سڑک ہے اورکہیں ر کاپڑ،نشاط پلازہ،بھینس پیڑی ،لیاقت کالونی سے کالی موری تک سڑک کے ذریعے شہریوں کوایک اچھاروٹ شہریوں کومیسر آسکتاہے اگر شہریوں کے مکانات اس منصوبے میں رکاوٹ ہوں توایسے مکانات کو مارکیٹ قیمت کے مطابق حاصل کیاجاسکتاہے۔ اِس وقت اس روٹ پر کہیں سڑک ہے اورکہیں ن نالہ موجودہے نہ نالے مکمل فعال ہے نہ ہی سڑک ۔اس پر مستزاد تجاوزات کی بھرمارہے۔

نکاسی ٔآب

دیگر اضلاح کی طرح حیدرآبادمیں پانی کی فراہمی اورنکاسی کاذمہ دار واساکامحکمہ ہے۔واساکے مطابق حیدرآبادکا نظام 65برس پراناہے۔ [۶] آبی وسائل سے مالامال حیدرآبادپانی کی قلت کاشکاررہتاہے ، واٹرسپلائی اورسیوریج دونوں کے لیے بعض اوقات صورت حال مزیدگھمبیر ہوجاتی ہے،نکاسی آب لیے قدرتی بہاؤ کاخیال رکھاجائے ، سیوریج کامربوط جال بچھایاجائے تاکہ کہیں نکاسی میں رکاوٹ ہوتوپانی مسا ئل پیداکرنے کے بجائے فوری طور پر متبادل ذبادپانی کی قلت کاشکاررہتاہے ، واٹرسپلائی اورسیوریج دونوں کے لیے بعض اوقات صورت حال مزیدگھمبیر ہوجاتی ہے،نکاسی آب لیے قدرتی بہاؤ کاخیال رکھاجائے ، سیوریج کامربوط جال بچھایاجائے تاکہ کہیں نکاسی میں رکاوٹ ہوتوپانی مسا ئل پیداکرنے کے بجائے فوری طور پر متبادلریعے سے نکل سکے۔اس وقت نکاسی آب کااخراج ، باڑوں اورکارخانوں کافضلہ نہروں میں ڈالاجارہاہے جس سے نہروں میں آلودگی بڑھ رہی ہے۔ہائی کورٹ کے حکم پر جسٹس امیر ہانی کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم ہواتھاجس نے نکاسی آب کے لیے متبادل انتظام تجویزکیاتھااس پرجزوی عم ذریعے سے نکل سکے۔اس وقت نکاسی آب کااخراج ، باڑوں اورکارخانوں کافضلہ نہروں میں ڈالاجارہاہے جس سے نہروں میں آلودگی بڑھ رہی ہے۔ہائی کورٹ کے حکم پر جسٹس امیر ہانی کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم ہواتھاجس نے نکاسی آب کے لیے متبادل انتظام تجویزکیاتھااس پرجزوی عمل ہوا ، جس کے مطابق نکاسی آب ،کارخانوں کے فضلے وغیرہ پھلیلی نہر میں خارج کرنے کے بجائے متوازی نالہ تعمیر کرناتھایہ نالہ کالی موری سے رشی گھاٹ تک سڑک کے درمیان تعمیر کیاگیاہے ۔ماسٹرپلان میں یہ ہوناچاہیے کہ پھلیلی سمیت تینوں نہروں کے دائیں بائیں متوازی آبادادی کے ساتھ ساتھ تعمیر کیے جائیں اورآبادی سے پانی کااخراج ملحقہ نالوں میں ہو ۔نالے اور نہر وں کے درمیان سڑک ہو،نالوں کااختتام جنوب کی سمت نشیب میں حیدرآبادکے مضافات میں ٹنڈومحمدخان روڈ پر کھتڑ کی جانب ہواور وہاں نکاسی آب کوفلٹر کرناانتظام ہو۔نکاسی آب م میں ممکنہ رکاوٹ سے بچنے کے لیے نہروں پر پائپوں کے ذریعے لنک پیداکردیاجائے۔ ریلوے لائن سابقہ اوڈین سینما سے کالی موری سے نکلنے والےدس

بارہ فٹ چوڑے نالے کوختم کرکے دوحصوں میں تقسیم کیاجائے اور اسے درمیان کے بجائے دائیں بائیں آبادی کے ساتھ ساتھ تعمیر کیاجائے ،درمیں ممکنہ رکاوٹ سے بچنے کے لیے نہروں پر پائپوں کے ذریعے لنک پیداکردیاجائے۔ ریلوے لائن سابقہ اوڈین سینما سے کالی موری سے نکلنے والے 12فٹ چوڑے نالے کوختم کرکے دوحصوں میں تقسیم کیاجائے اور اسے درمیان کے بجائے دائیں بائیں آبادی کے ساتھ ساتھ تعمیر کیاجائے ،درمیان میں ایک لمبی سڑک بلارکاوٹ دستیاب ہوگی اور نالے کی صفائی ستھرائی کاعمل نہایت آسان ہوگا۔حیدرآبادبالخصوص شہر کاوسطی علاقہ ہیر آبادسے پکے قلعے تک پہاڑی اور پہاڑی ڈھلوان پر واقع ہے یہاں سے نکاسی آب کااخراج مغربی اور مشرقی سمت نشیب میں ہوتاہے،مشرقی سمت مختیان میں ایک لمبی سڑک بلارکاوٹ دستیاب ہوگی اور نالے کی صفائی ستھرائی کاعمل نہایت آسان ہوگا۔حیدرآبادبالخصوص شہر کاوسطی علاقہ ہیر آبادسے پکے قلعے تک پہاڑی اور پہاڑی ڈھلوان پر واقع ہے یہاں سے نکاسی آب کااخراج مغربی اور مشرقی سمت نشیب میں ہوتاہے،مشرقی سمت مختلف راستوں سے پھلیلی نہر میں داخل ہوتاہے۔تحصیل قاسم آباداورتحصیل لطیف آبادمیں بھی سیوریج لائنوں کاایک ایسامربوط نظام ہوناچاہیے جوایک دوسرے سے اپنے اپنے روٹ پر بہتے بھی ہوں اور ان کاآپس میں لنک بھی ہوتاکہ کہیں کسی لائن میں رکاوٹ پیداہوتولائن چاک نہ ہوجالف راستوں سے پھلیلی نہر میں داخل ہوتاہے۔تحصیل قاسم آباداورتحصیل لطیف آبادمیں بھی سیوریج لائنوں کاایک ایسامربوط نظام ہوناچاہیے جوایک دوسرے سے اپنے اپنے روٹ پر بہتے بھی ہوں اور ان کاآپس میں لنک بھی ہوتاکہ کہیں کسی لائن میں رکاوٹ پیداہوتولائن چاک نہ ہوجائے ،نکاسی آب کی تمام لائنیں جنوب میں لطیف آبادسے کھنڑ کی جانب ہوں جہاں نکاسی آب کے لیے فلٹر یشن کاانتظام ہو۔دریائے سندھ کے متوازی بھی ایک بڑے سیوریج نالے کومستقبل کے پیش نظر تعمیر کیاجاسکتاہے، نکاسیٔ آب کے نظام کومستقبل اور ہنگامی ضروریات مد نظر رکھتے ،نکاسی آب کی تمام لائنیں جنوب میں لطیف آبادسے کھنڑ کی جانب ہوں جہاں نکاسی آب کے لیے فلٹر یشن کاانتظام ہو۔دریائے سندھ کے متوازی بھی ایک بڑے سیوریج نالے کومستقبل کے پیش نظر تعمیر کیاجاسکتاہے، نکاسیٔ آب کے نظام کومستقبل اور ہنگامی ضروریات مد نظر رکھتے ہوئے تشکیل دیناچاہیے نظام اس قابل ہوناچاہیے کہ غیرمعمولی بارشیں ہونے کے نتیجے میں پانی کی فوری نکاسی ہوسکے،سیوریج نالے جونہروں کے متوازی شہر سے باہر جنوب کی جانب بہہ رہے ہوں ہر کچھ فاصلے پرپائن لائن کی سرنگ ہوجس کامنہ نہر پر کھلتاہواور اسے صرف ہنگامی صورت ح ہوئے تشکیل دیناچاہیے نظام اس قابل ہوناچاہیے کہ غیرمعمولی بارشیں ہونے کے نتیجے میں پانی کی فوری نکاسی ہوسکے،سیوریج نالے جونہروں کے متوازی شہر سے باہر جنوب کی جانب بہہ رہے ہوں ہر کچھ فاصلے پرپائن لائن کی سرنگ ہوجس کامنہ نہر پر کھلتاہواور اسے صرف ہنگامی صورت حال میں ایمرجنسی گیٹ کے ذریعے برسات کے پانی کی نکاسی کے لیے استعمال کیاجاسکے،ایساہی انتظام دریاکی جانب بھی ہوناچاہے۔

فراہمیٔ آب

حیدرآباددریائے سندھ کے کنارے آبادہے اور تین بڑی نہریں جنوب میں بدین تک بہتی ہیں۔ آبی لحاظ سے اس قدر مالامال ہونے کے باباوجودپانی اور صاف پانی دونوں کی قلت کاشکار ہے۔واساکی جانب سے واٹر سپلائی کی کمی اورعدم فراہمی کے سبب زیرِ زمین پانی کااستعمال بڑھ گیاہے جس سے زیرزمین پانی کی سطح روزبروز کم ہوتی جارہی ہے۔یہ صورت حال شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر پانی ذخیرہ کرنے کی وجودپانی اور صاف پانی دونوں کی قلت کاشکار ہے۔واساکی جانب سے واٹر سپلائی کی کمی اورعدم فراہمی کے سبب زیرِ زمین پانی کااستعمال بڑھ گیاہے جس سے زیرزمین پانی کی سطح روزبروز کم ہوتی جارہی ہے۔یہ صورت حال شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر پانی ذخیرہ کرنے کی استعدادمیں اضافہ کیاجاناچاہیے۔بارشوں اورسیلابی صورت حال میں پانی کوذخیر ہ کرنے کامناسب بندوبست کیاجاسکتاہے۔واساکے ذریعے پانی کی فراہمی میں قلت کے سبب شہریوں کاانحصار زیرزمین پانی پر بڑھ گیاہے جس سے زیرِ زمین

پانی کی سطح تیزی سے نیچے جارہی ہے۔اس کے لیے زمین کاستعدادمیں اضافہ کیاجاناچاہیے۔بارشوں اورسیلابی صورت حال میں پانی کوذخیر ہ کرنے کامناسب بندوبست کیاجاسکتاہے۔واساکے ذریعے پانی کی فراہمی میں قلت کے سبب شہریوں کاانحصار زیرزمین پانی پر بڑھ گیاہے جس سے زیرِ زمین پانی کی سطح تیزی سے نیچے جارہی ہے۔اس کے لیے زمین کوری چارج کرنے کے لیے کچی زمین میں مناسب تعداد میں کنویں یا گڑھے قائم کیے جاسکتے ہیں ۔ بارانی اور سیلابی پانی اِن میں جذب ہوکر زمین کی سطح کوبہتر کرسکتاہے اورزمین کومردہ ہونے سے بچایاجاسکتاہے۔گھروں میں ایک فٹ،دوفٹ یاجتنی دستاب ہوسکے کچی زمین کاٹکڑا ہوجس میوری چارج کرنے کے لیے کچی زمین میں مناسب تعداد میں کنویں یا گڑھے قائم کیے جاسکتے ہیں ۔ بارانی اور سیلابی پانی اِن میں جذب ہوکر زمین کی سطح کوبہتر کرسکتاہے اورزمین کومردہ ہونے سے بچایاجاسکتاہے۔گھروں میں ایک فٹ،دوفٹ یاجتنی دستاب ہوسکے کچی زمین کاٹکڑا ہوجس میں کں کچن اور فرش دھونے کے پانی کابہایاجاسکے اورگھروں کے باہر جس قدر کچی زمین میسرہوسکے ،استعمال پانی چھوڑناچاہیے وہاں پودے لگائے جاسکتے ہیں۔فصلوں کوپانی دینے کے لیے دن کے بجائے رات کاانتخاب کیاجائے۔ [۷]

پبلک ٹرانسپورٹ /میٹروٹرین

حیدرآبادکے مسائل میں ایک مسئلہ پبلک ٹرانسپورٹ کاہے یوں توشہریوں کے پاس اپنی ذاتی سواری بھی ہیں ان میں موٹر سائیکل ایک عام سواری ہے ۔ بہرحال ذاتی گاڑیاں پبلک ٹرانسپورٹ کامتبادل نہیں ہوسکتی ہیں جب کہ ذاتی سواری سب کومیسر نہیں ہیں۔پبلک ٹرانسپورٹ میں بسوں کاصرف ایک ہی روٹ ہوسٹری سے قابل اجمیری چوک (سول اسپتال)ہے ،اسی روٹ پر امریکن کوارٹر سے سینٹرل جیل ہیرآباد تک منی ٹیکسی چلتی ہیں۔شہر کے مرکزحیدرچوک ،گاڑی کھاتہ اور نیاپل چوک سے قاسم آباد،کوٹری اورلطیف آبادکے مختلف یونٹس تک سوزوکی گاڑیاں چلتی ہیں۔منی ٹیکسی کاایک روٹ نیاپل چوک سے لیاقت کالونی،قابل اجمیری چوک (سول اسپتال)ہے ،مارکیٹ ٹاورسے پھلیلی تانگہ اسٹینڈ اورپریٹ آباد تک منی ٹیکسی چلتی ہیں،ماضی میں مارکیٹ ،پھلیلی تانگہ اسٹینڈ روٹ پر تانگے چلتے تھے ،ان کے کرائے منی ٹیکسی کی بہ نسبت کم ہوتے تھے لیکن اب تانگہ سواری ماضی کاقصہ ہے۔فقیر کاپڑ(پڑِ : بمعنی علاقہ) فقیر کاپڑ ہی سے پھلیلی،چینل اورمزیدآگے تک سوزوکی گاڑیا ں مضافات اور شہرکے درمیان سفری ذریعہ ہیں۔حیدرآبادموٹروے ،نیشنل ہائی ،انڈس ہائی وے ،ریلوے نیٹ ورک کے ذریعے پورے ملک سے جڑاہواہے ۔پاک چین اقتصادی شاہراہ (CPEC)کا مشرقی روٹ بھی حیدرآبادسے گزرتاہے۔ [۸] اردگرد کے اضلاع کے لیے چنداہم روٹس یہ ہیں: ایم نائن موٹروے کے ذریعے نوری آباد۔کراچی اور بلوچستان کے لیے،انڈس ہائی وے پرجھرک ۔ ٹھٹھہ ۔سجاول۔کراچی کے لیے ، جنوب میں ٹنڈو محمدخان۔ماتلی ۔بدین وغیرہ کے لیے ،نیشنل ہائی وے 5پر مٹیاری ۔ٹنڈوآدم ۔سانگھڑ وغیرہ کے لیے اور حیدرآباد میرپورخاص شاہراہ کے ذریعے ٹنڈوالٰہیار۔میرپورخاص اورتھرپاروغیرہ کے لیے ٹرانسپورٹ چلتی ہے۔جامشور و میں پانچ ، ٹنڈوجام میں ایک ، حیدرآباد میں تین جامعات ہیں –ان کی اپنی پوائنٹ بسیں چلتی ہیں۔

اندرونِ اوربیرون شہر سفری سہولتوں میں بہتری کے لیے کچھ اقدامات کیے جانے چاہییں ۔پھلیلی نہر کے ساتھ دائیں بائیں مجوزہ شاہراہ مکمل ہونے کی صورت میں شہرکی گنجان ترین آبادی کوایک مختصر اورکشادہ سڑک دستیاب ہوگی،شہریوں کو حیدرآباد ۔ ٹنڈومحمدخان۔ماتلی۔بدین کے لیے متبادل اورمختصر راستہ ملے گا۔ گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی حیدرآباد سمیت جام شوروکی پانچ جامعات کے لیے طلبہ اوراسٹاف کوایک نیا،بہترین متبادل اورمختصر رستہ ملے گا۔گڈزٹرانسپورٹ کوایک نیالنک روڈ دستیاب ہوگا ۔ حیدرآباد میں مین ریلوے لائن حسین آباد۔قاسم آباد/آٹوبھان روڈ ۔ لطیف آباد۔اسٹیشن ۔ ٹنڈو یوسف /اسلام آباد۔بھٹی گوٹھ ۔(تینوں نہریں)۔چینل ۔ڈیتھا۔ٹنڈوجام سے گزرتا ہے ۔ اس کے اطراف مجوزہ سڑک کی تعمیر سے شہرکور ستہ ملے گا۔ اس کے اطراف مجوزہ سڑک کی تعمیر سے شہروں کی سفری ضرورت پوری ہوسکتی ہے۔یہی روٹ پھلیلی نہر والا

حیدرآباد-بدین شاہراہ سے کراس کرتاہواشامل ہوگا۔ یہی ریلوے لائن والی شاہراہ ریلوے ٹریک کراس کرنے سے ذرا پہلے اسٹیشن اوراسلام آبادپھاٹک کے درمیان سے کالی موری کے مقام پر پھلیلی نہر والی شاہراہ سے منسلک ہوجائے گی۔حیدرآباداور اس کے مضافات کومنسلک کرنے کے لیے ایک بہترین کم خرچ ذریعہ میٹروٹرین ہے،بہتر ہوگاکہ اسے میرپور خاص تک توسیع دی جاسکتی ہے ۔بہ قول ریلوے انتظامیہ کہ کراچی ۔ حیدرآباد ۔ میرپور خاص واحد منافع بخش روٹ ہے۔مین ریلوے لائن پر اسے کم خرچ اور مختصر وقت میں شروع کیاجاسکتاہے ۔اسی طرح حیدرآباد۔ ٹنڈو محمد خان ۔ماتلی ۔ بدین کا متروکہ ریلوے روٹ کو میٹروٹرین منصوبے کاحصہ بنایاجاسکتاہے ۔حیدرآبادبدین ریلوے لائن کاآغاز ۱۵اکتوبر ۱۹۰۴ء کوہواتھا۔ [۹] چند برس قبل تک اس روٹ پرریل گاڑیاں چلتی تھیں اور اب آہستہ آہستہ قبضہ مافیا قابض ہورہی ہے ۔اس روٹ پر صبح اور سہ پہر کم ازکم دوآپ اور ڈاؤن ٹرین چلائی جاسکتی ہے۔ دنیا کے متعددشہر ایسے ہیں جوحیدرآبادسے آبادی اوررقبے میں چھوٹے ہیں وہاں اس طرح کے منصوبے کامیابی سے چلائے جارہے ہیں بلکہ ریل سروس ہی دنیاکی مقبول ترین سواری ہے۔ حیدرآباداندرون سندھ کامرکزبھی ہے ملازمت پیشہ افرادسے کاروباری افراد تک یہاں آمد و رفت جاری رہتی ہے،ان خصوصیات کی بناپر اس منصوبے کی کامیابی کے امکانات نہایت روشن ہیں ۔ابتداءً دستیاب انفرااسٹرکچر سے فائدہ اٹھایاجائے البتہ مستقبل میں توسیع کی گنجائش رکھی جائے ۔ [

شجرکاری /پارک /تفریح گاہ/میدان

حیدرآبادمیں کئی قدرتی جنگلات موجودہیں ان میں میانی ،میانی کے متوازی کاٹر،سیری ،کھتڑ،جام شوروکی طرف دریائے سندھ کے بائیں جنگلات موجودہیں ۔ان میں نیشنل ہائی وے نمبر۵ پر واقع میانی کاجنگل سب سے بڑا اورتاریخی جنگل ہے۔ے۔۱۸۴۳ء میں انگریز اورمیروں کے درمیان یہیں میانی کی جنگ لڑی گئی تھی۔ اٹھارہ سوایکڑ پر مشتمل یہ جنگل دریائے سندھ سے جاملتاہے اس جنگل میں ایک ٹریننگ اسکول،ہاسٹل ،گیسٹ ہاؤس موجودہیں ۔چرندپرند موجودہیں۔دیہاتی آبادی بھی موجودہے۔ [۱۱] شہری ماحول کوصاف ستھرا،سرسبزوشاداب اورآلودگی سے پاک بنانے کے لیے درختوں کی دیکھ بھال اور شجرکاری کومستقل اہمیت دی جائے ، حیدرآباد بالخصوص شہر میں درختوں کی بے حد کمی ہے،جتنے درخت موجودہیں ان کی مناسب دیکھ بھا ل کی جائے ،پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ کے تحت این جی اوز کے ساتھ مل کربہترنتیجہ حاصل کیاجاسکتاہے۔جتنے درخت موجودہیں ان پر نمبر نگ کی جائے تاکہ کمی بیشی کاریکارڈ پررہے۔شجر کاری کے لیے قطعات مختص کیے جاسکتے ہیں۔تینوں نہروں کے دائیں بائیں کسی حدتک درخت موجودہیں باقاعدہ منصوبہ بندی کے ذریعے جھنڈ قائم کیے جاسکتے ہیں اورمنصوبہ بندی میں ایسے درختوں کی شجرکاری کومدنظر رکھائے جوحیدرآبادکے ماحول میں کم ازکم وسائل میں زیادہ بہتر نتائج دے سکیں اگر ان سے پھلوں کی پیداوارحاصل کی جائے جس سے شہریوں کی آمدنی میں اضافہ ہو تو کیا مضائقہ ہے۔ تفریحی مقامات اورپارکوں کی کمی کودور کرنے کے لیے ہر آٹھ دس آبادی کے درمیان چندہزار اسکوائر فٹ کے رقبے پر پارک قائم کیے جائیں ، کھیل کے میدانوں کے لیے جگہ مختص کی جائیں ،پہلے سے موجود میدانوں کوقبضہ مافیاسے بچاؤ کے لیے چہاردیواری قائم کی جائے۔

قبرستان

حیدرآبادمیں چھوٹے بڑے درجنوں قبرستان ہیں ۔ایک اندازے کے مطابق ۸۸ قبرستان ہیں اِن میں صرف بلدیہ کے پاس ۹ قبرستان ہیں۔ [۱۲] ان کے گورکن رجسٹرڈ ہیں نہ انھیں رجسٹرڈکرنے ضرورت محسوس کی جاتی ہے ۔ بعض قبرستان برادریو ں اورخاندانوں کے لیے مختص ہیں سابق سٹی ناظم حاجی معین الدین نے پرویز مشرف سے حیدرآبادکے جن دومسائل کے حل کے لیے بات کی تھی ان میں ایک قبرستان کامسئلہ تھا جس پر پرویزمشرف نے انھیں کہاتھاکہ آپ مردوں کوچھوڑیں زندوں کی بات کریں ۔ [۱۳] اب صورت حال یہ

ہے کہ قبرستان میں تدفین کے لیے جگہ دستیاب نہیں ہیں اس کامطلب یہ نہیں کہ قبرستان کم ہیں بلکہ اس کی وجوہ میں ایک تجاوزات ہیں۔دوسری پختہ قبریں ہیں،بہتر ہوگاکہ اسلام آبادکی طرزپر قبرستانوں کی ترتیب قائم کی جائے ،قبرستان کی حدبندی ہو،چاردیواری قائم ہو،قبرستان میں بلاک نمبر اور قبرنمبر الاٹ کیے جائیں تاکہ مسائل سے بچاجاسکے اورآسانی ہو،مزید یہ کیاجاسکتاہے کہ پختہ قبروں پر پابندی ہوالبتہ ی پختہ قبریں ہیں۔البتہ کسی کی خریدی ہوئی زمین پر پختہ قبر کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

کمیونٹی سینٹر

گنجان آبادی،تنگ گلیاں اورکثیرالمنزلہ عمارتوں نے شہریوں کے لیے مسائل میں اضافہ کیاہے،غمی اورخوشی کی کوئی تقریب ہو،اہل خانہ کے ساتھ ساتھ پڑوسی اورمحلے دارسب ہی پریشان ہوتے ہیں ،جگہ کی تنگی کے سبب ایسی تقریبات کے لیے گلی اورسڑکیں بند کردی جاتی ہیں جس سے ایک طرف یہاں آمدورفت معطل ہوجاتی ہے دوسری جانب متبادل راستے پر دباؤ بڑھ جاتاہے۔اس کاحل یہ ہے کہ ہر کچھ فاصلے پر کمیونٹی سینٹر /ہال کے لیے جگہیں مختص کی جائے،بقرعیدپر شہریوں کوانفرادی اوراجتماعی قربانی کے لیے کمیونٹی سینٹر/ہال کی صورت میں بہترین انتخاب حاصل ہوگا،آلائشوں کوبھی باآسانی اٹھانے میں آسانی رہے گی ،گلی محلوں کی صفائی کا مسئلہ بھی پیدانہیں ہوگا۔

کچراکنڈیاں کے لیے مخصوص مقامات

ایک طرف عالم یہ ہے کہ انتظامیہ کی جانب سے شہریوں کے لیے گلی محلوں میں ایسا کوئی پوائنٹس اب تک مختص نہیں کیے گئے جہاں لوگ کچراپھینکیں ،تین سال قبل وزارت داخلہ حکومت سندھ کی جانب سے ایک عجب حکم نامہ کیاتھاجس کے مطابق شہری صرف مقررہ پوائنٹس پر کچراپھینکیں ،حکم عدولی کی صورت میں ایف آئی آر درج کی جائے گی جب کہ مقررہ پوائنٹس کہاں ہیں کسی کونہیں معلوم۔ [۱۴] بلدیہ حیدرآبادمیں خاکروبوں کی اقلیتوں کے لیے مختص اسامیوں پر مسلم بھرتی کررکھے ہیں وہ تنخواہ تولیتے ہیں مگر جھاڑونہیں لگاتے،پرانے خاکروبوں کی اکثریت ریٹائرڈ ہوچکی ہے یاریٹائرمنٹ کے قریب ہیں اورجوچندفی صد ہیں ناکافی ہیں اور یہ ماحول دیکھ کر کس قدر کام کرتے ہوں گے بخوبی اندازہ لگایاجاسکتاہے۔اگر آپ بیرون شہر سے آتے ہیں توآپ کااستقبال دھول مٹی کرتی ہے ۔ دکاندار اورپتھارے والے اپنی دکانوں کاگردوغبار اورکچر ااپنی دکان کے اردگرد اکوڑے دان میں یک جگہ جمع کرنے کے بجائے سڑک کے بیچو ں بیچ کرتے ہیں۔یاکسی نے زیادہ کیاتواسے جلادیا اورگاڑیاں انھی گرودغبار اورکچرے سے گزرتی ہوئی ماحول کومزیدآلودہ کردیتی ہیں ۔مسجد،اسپتال اورتعلیمی ادارے ایسی جگہیں ہیں جہاں صفائی ستھرائی کاخاص رکھاجاناچاہیے۔ لیکن افسوس بے شعورلوگ یہاں بھی کچر اپھینکتے ہیں۔ یہ صورت حال بقرعیدپر زیادہ گھمبیر ہوجاتی ہے جگہ جگہ جانوروں کی آلائشیں نظر آتی ہیں۔دوملین سے زائد آبادی والے اس شہرکے لیے کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں شہربھر کاکچر اٹھکانے لگایاجائے ،بلدیہ کوشہریاشہر سے باہر جہاں خالی جگہ نظر آتی ہے وہاں کچراپھینک دیتے ہیں ، باقاعدہ کوئی مقام مختص نہیں ہے۔نچلے علاقوں اورگڑھوں میں تویہ کچر اکھپ جاتاہے اس کے سوا آلودگی کاسبب بنتاہے۔شہرکی حدودسے باہر چاروں سمت ایسی وسیع وعریض زمین موجودہے جہاں باقاعدہ نظام کے تحت کچرے کوٹھکانے لگایاجاسکتاہے ،کچرے سے توانائی حاصل کرنے کے لیے ذرائع بھی اختیارکیے جاسکتے ہیں۔

پلازے /عمارتیں / مساجد

حیدرآبادضلع میں حیدرآبادشہرایک قدیم شہر(Down Town) ہے،یہاں قدیم اورتاریخی 7عمارتیں ہیں جوفنِ تعمیر کاعمدہ نمونہ ہیں اور دیکھنے والوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرالیتی ہیں۔چندتاریخی ورثوں

اورعمارتوں میں پکاقلعہ ،کچاقلعہ ،مکھی ہاؤس ہوم اسٹیڈ ہال چاڑی ،تولارام محل بالمقابل زنانہ اسپتال اسٹیشن روڈ ، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی حیدرآبادکاشعبۂ طبییں جوفنِ تعمیر کاعمدہ نمونہ ہیں اور دیکھنے والوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرالیتی ہیں۔چندتاریخی ورثوں اورعمارتوں میں پکا قلعہ ،کچاقلعہ ،مکھی ہاؤس ہوم اسٹیڈ ہال چاڑی ،تولارام محل بالمقابل زنانہ اسپتال اسٹیشن روڈ،گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی حیدرآبادکاشعبۂ طبیعیات سمیت ہیراآبادودیگر علاقے کی عمارتیں شامل ہیں۔[۱۵]ان سے شہر کے حسن میں چارچاندلگتے ہیں۔ مناسب دیکھ بھال اور عدم شعورنے شہر کایہ حسن گہنادیاہے ،رفتہ رفتہ یہ عمارتیں کنکریٹ کے عجیب وغریب ڈھانچے میں بدل رہی ہیں۔مخدوش عمارتیں انسانی جانوں کے لیے مسلسل خطرہ ہیں ۔ گنجان آبادیوں میں ایسی گلیاں بھی ہیں جن سے دوافرادبیک وقت نہیں گزرسکتے ۔خوشی اورغمی کی کوئی تقریب نہیں ہوسکتی،حادثے کی صورت میں ریلیف کے امکانات تک محدودہیں۔اب ایک ایسارجحان پروان چڑھاہے کہ عمارتوں کے اندرونی حسن کے برعکس بیرون حسن پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی ،اب خال خال ہی عمارت کے بیرونی حصے پر رنگ وروغن نظرآتاہے ۔رہائشی سہولتوں کی عدم دستیابی اور بڑھتی ہوئی آبادی نے شہرکو کنکریٹ کا بے ہنگم جنگل بنادیاہے،بلڈنگ کوڈ کاخیال رکھے بغیر تعمیرات کی جارہی ہیں ،متعلقہ محکمے بناسوچے سمجھے اجازت نامہ(NOC) جاری کردیتے ہیں۔غیرقانونی کثیر المنزلہ عمارتیں کثرت سے تعمیر کی جاری ہیں ۔اس پرمستزاد ان عمارتوں میں لفٹ ،نکاسی آب اورپارکنگ کامناسب نظام نہیں ہے ۔ [۱۶] جدیدترقی یافتہ شہروں میں ممکنہ حدتک شہری سہولتیں یقینی بنائی جاتی ہیں ،معذوروں کاخاص خیال رکھاجاتاہے۔اب ہمیں یہ بنیادی تبدیلی کرناچاہیے کہ اس میں معذورین کی ضرورت اورآسائش کواہمیت دی جائے اورعام افرادکی مانندانھیں بھی خودکارطریقے سے رسائی ہو۔ مسجدکودینِ اسلام میں مرکزی اہمیت حاصل ہے ،مسجد کے لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک دفعہ قائم ہوجائے توقیامت تک رہنی چاہیے، اس کی اسی اہمیت کے پیش نظر مساجدکے قیام اور تعمیر کابطور خاص اہتمام کیاجانا چاہیے،مشاہدے میں مسجدکے لیے این اواسی آسانی سے نہیں ملتی ہے ۔مساجدکے لیے پلان میں پالیسی ہوناچاہیے جس میں مسجد کی تعمیر ایسی ہوناچاہیے جس سے اسلام کی عظمت وآفاقیت کاتصورابھرتاہو۔ایک مسجد سے دوسرے مسجد تک مناسب فاصلہ ہوناچاہیے ۔حیدرآبادمیں بعض مسجدیں آمنے سامنے ہیں۔حتیٰ کہ ایک ہی مسلک کی ہیں۔ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کے کلچر کی حوصلہ شکنی ہوناچاہیے۔

عوامامی بیت الخلا

بیت الخلاانسانوں کی بنیادی ضرورت ہے ۔پڑوسی ملک بھارت میں ا س مسئلے کی اہمیت کواجاگرکرنے کے لیے ٹوائلٹ پر فلم بن چکی ہے گوکہ ہمارے صورت حال بھارت جیسی خراب نہیں ہے لیکن یہ مسئلہ یہاں بھی د رپیش ہے خصوصاًشہروں کے عوامی مقاما ت میں اِس سہولت کافقد ان ہے۔ب۔بازاروں،اسپتالوں،ریلوے اسٹیشن، بس اڈوں اور پارکوں میں عوامی بیت الخلانہ ہونے کے برابر ہیں ۔اس سے شہریوں بالخصوص خواتین کوسخت کوفت کاسامناکرناپڑتاہے۔مساجدکے بیت الخلا عام طور پر استعمال ہوتے ہیں لیکن انھیں صاف ستھرارکھنے میں کسی کی دلچسپی نہیں ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پر توجہ دی جائے اور سہولت فراہم کی جاسکتی ہے ۔ [۱۷]

سینٹرل جیل کی منتقلی

سینٹرل جیل حیدرآباد ملک کی مضبوط اورمشہورترین جیلوں میں سے ایک ہے ۔یہ جیل تقریباً118ایکٹر پر محیط اوربرطانوی پرچم یونین جیک کی طرزپر قائم ہے ۔اسی جیل میں موجودہ پیرپگاراکے دادااور چھٹے پیرپگار ا کوانگریزوں نے پھانسی دی تھی۔راول پنڈی سازش کیس کے کردار فیض احمدفیض قیدرہے ہیں ،فیض کی حبسیہ شاعری کا ایک بڑاحصہ یہیں وجودمیں آیا۔اے این پی رہ نماولی خان ،نیلام گھر اورطارق عزیز شو سے شہرت پانے والے طارق عزیز سمیت ہائی پروفائل شخصیات قیدرہی ہیں ۔ سینٹرل جیل ہیراآبادکے قریب

جس مقام پرواقع ہے وہاں مصروف شاہراہ ہے ،گنجان آبادی ہے،ایجوکیشن ڈسٹرکٹ آفس ،ڈائریکٹر کالج ایجوکیشن آفس،ہوٹل سٹی گیٹ،میران اسکول ،زبیدہ گرلزکالج ،آنکھوں کااسپتال موجودہے۔جیل کی حساسیت کے سبب جیل انتظامیہ نے موبائل فون جامر نصب کیاہواہے ،جس کی جیل کی حدودسے باہر وسیع رینج ہے۔ موجودہ دورمیں موبائل فون ایک بنیادی ضرورت بن گیاہے ،ملحقہ آبادی اور اداروں کورابطے کرنے میں دشواری کاسامناکرناپڑتاہے اس جیل کوگنجان آبادی سے دور شہر سے باہر منتقل کیاجاناچاہیے تاکہ جیل انتظامیہ ،اداروں اورشہریوں کودشواری کے بجائے آسانی ہو۔

صنعت وحرفت کے مسائل اور ورزگار

سندھ میں کراچی کے بعد حیدرآباداقتصادی لحاظ سے ایک بڑامرکزہے ۔حیدرآبادصرف شہر نہیں ،دس سے زائد اضلاع کی ضروریات کامرکزہےیہاں سے چوڑی،ٹیکسٹائل،برف کارخانے،مشروبات،سیمنٹ ،بلیڈ،گھی وتیل،قالین سازی،جوتاسازی،آہن گری،زرعی آلات،بیڑی،ادویات،چوناسازی،ڈیری مصنوعات ، صابن سازی،پریس ،کنفیکشنری، بیکری،شیشہ سازی،صرافہ،برتن،پھول اورگل قند،ریستوارن ،شادی ہال ،سبزی منڈیاں ،فروٹ مارکیٹ ،مویشی منڈیاں اور چرندپرند کی تیاری اورخرید و فروخت کے کاروبار ہیں ۔یہاں سندھ انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ(SITE)صنعتی زون قائم ہے لیکن اسے مناسب اندازمیں ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ماضی میں نیوزی لینڈ کے تعاون سیمنٹ کاکارخانہ زیل پاک سیمنٹ قائم تھا اس کی استعدادمیں اضافہ ہونے کے بجائے اسے بندکردگیاہے ۔ تعمیرانی صنعت میں سیمنٹ کوبنیادی حیثیت حاصل ہے۔مندی ہویاتیزی تعمیراتی صنعت کاپہیہ ہر صورت جاری رہتاہے اگر زیل پاک کوپھر سے بحال کردیاجائے یانئے پلانٹ قائم کیاجائے توبڑھتی ہوئی ضرورت کے مطابق پیداوار کی باآسانی کھپت ہوسکتی ہے۔مزیدصنعتوں کے قیام کے لیے ان صنعتوں کوترجیحی بنیادپرقائم کیاجوبنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔جن کاخام مال (Raw Material)یہاں دستیاب ہے گویاجائے پیداوار سے منڈی تک وسائل کی بچت ہوگی اور تیارشدہ مال پر لاگت بھی کم ہوگی ۔گنجوٹکرسے ملتانی مٹی ،کھریامٹی،جپسم،چکنی مٹی،ریت کنکریٹ،بجری و غیر حاصل ہوتی ہے۔افرادی قوت کی دستیابی کے سبب مقامی صنعتیں ملکی معیشت کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔[۱۸]

تاریخی عمارتیں ومقامات اور سیاحت

دورِ جدیدمیں سیاحت ایک صنعت کادرجہ اختیار کرچکی ہے دنیاکے بہت سے ممالک اِ س سے ناصرف قیمتی زرِ مبادلہ کماتے ہیں بلکہ اپنے ملک کابہتر تشخص پیش کرنے میں کامیاب ہے جس سے انھیں سفارت کاری میں میدان میں بھی کامیابی ملتی ہے اور بیرون ملک سے آئے سیاح ان کے لیے مفت کے سفیر ثابت ہوتے ہیں ۔ہم بھی اسے مدنظر رکھتے ہوئے سیاحت کے ذریعے زرِ مبادلہ اور مقامی ریونیو میں اضافہ کرسکتے ہیں ۔حیدرآبادایک قدیم شہر ہے بالخصوص تحصیل حیدرآبادسٹی میں مقدس اور تاریخی مقامات ، تاریخی و قدیم عمارتیں موجودہیں ۔[۱۹] حیدرآبادمیں تاریخی عمارتوں کے علاوہ سیکڑوں عمارتیں ایسی ہیں جوقدیم طرزِ تعمیر اور خوب صورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔تاریخی عمارتوں کی تو بہرحال کسی نہ کسی حدتک دیکھ بھال ہوتی ہے لیکن سیکڑوں کی تعدادمیں ۔قدیم عمارتیں رہائشی مقاصدکے لیے استعمال ہوتی ہیں ۔بیشتر ایک اور دومنزلہ عمارتیں ہیں جن جگہ ایسی عمارتیں ہیں ان کی مارکیٹ ویلیوزیادہ ہے اوران کی قدامت اتنی بڑھ چکی ہوتی ہے اس لیے ایسی عمارتوں کومسمارکردیاجاتاہے اب ایسی قدیم عمارتیں تیزی سے ختم کی جارہی ہیں ۔جس کے سبب شہر کاحسن ماند پڑتاجارہاہے۔شہر کے حسن کے لیے نوتعمیر شدہ عمارتوں کی بیرونی سطح پرپلستر اور رنگ وروغن کی اہمیت سے کسی صورت انکار نہیں کیاجاسکتا ۔پڑوسی ملک ہندوستان کاشہرجے پور اپنےگلابی رنگ وروغن کے سبب دنیابھر میں مشہورہیں لیکن حیدرآبادمیں بیرونی سطح پر پلستر اور رنگ وروغن کارواج گویاختم ہوگیاہے جس سے پوراشہر بدنمامحسوس ہوتاہے۔ سیاحت کے

حوالے سے آج کل مذہبی سیاحت کوبہت فروغ ملا ہے ۔ حیدرآبادمیں مزارات ،گوردوارے،مندر وغیرہ کے لیے زائرین آتے ہیں ۔علاج معالجے کے لیے مریض اور ان کے تیماردار سفر کرتے ہیں بیرون ملک کی طرح اندرون ملک میں جاری رہتاہے۔ حیدرآبادشہر اندرون سندھ کامرکزہے یہاں معیاری سہولتیں دستیاب ہوں تو ریونیوحاصل ہوسکتاہے ۔بیرونِ ملک مقیم ایک واقف کار کوڈاکٹر نے آپریشن تجویزکیاوہاں اِ س مدمیں کروڑوں روپے خرچ ہورہے تھے اور یہاں حیدرآبادمیں معیاری سہولتوں کے ساتھ چندلاکھوں کاخرچ بنتاتھا تھامذکورہ شخص آیااور اس سہولت سے کم خرچ میں فائدہ اٹھایا۔گویااسے طبی سیاحت کے طور اچھے اندازمیں ہینڈل کیاجاسکتاہے۔

ادب وثقافت

مذہب اور ادب دوایسے عوامل ہیں جودرحقیقت انسان کوانسان بناتے ہیں۔زبان وادب کی ترقی وترویج،بلندی فکراور ذہنی آسودگی کے لیے ادیب ،شاعراورفن کاروں کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔سالانہ عالمی اردومشاعرہ ،اردوسندھی مشاعرے،ادبی مذاکروں کی سرپرستی ضروری ہے۔سالانہ عالمی اردومشاعرہ باقاعدہ طے ہواورسرکاری وسائل پر ہرسال مناسب موسم مثلاً : بہار یاخزاں کے عروج پر منعقد کیاجائے ۔اسی طرح سالانہ کتاب میلہ فروغ علم وادب میں معاون ثابت ہوگا۔کراچی کی طرز پر صرف ایک ہی آرٹس کونسل قائم کی جائے جس کے سالانہ انتخابات باقاعدگی سے ہوں جس کابنیادی کام ادب وثقافت کافروغ ہو۔ سینماماضی کاحصہ بن چکے ہیں ۔کم ازکم ایک سینماایساہوناچاہیے جس میں آرٹ،سائنس ،ملی وقومی موضوعات پر مبنی بہترین فلمیں نمائش کے لیے پیش کی جائیں ۔قومی ایام مثلاً: یوم کشمیر، یوم پاکستان،یومِ معرکہ حق،یوم آزادی،یوم دفاع،یومِ اقبال اوریوم قائداعظم پر انھی موضوعات پر فلمیں نمائش کے لیے مفت پیش کی جائیں۔

ادارہ جاتی رابطے

جدیددنیامیں ادارتی روابط قائم کیے جاتے ہیں گوکہ ہمارے ہاں بھی ایساہی ہے لیکن مکمل طور پر نہیں ہے۔دواداروں کے درمیان کاکام متعلقہ شخص کوخودانجام دیناپڑتا ہے ۔ایک جامعہ کسی امیدوار کوداخلہ دیتی ہے تواس سے دستا ویزات طلب کرتی ہے اور پھر تصدیق کی ضرورت پیش آتی ہے۔اگروہی جامعہ براہ راست تعلیمی بوڈ سے ایک مفاہمتی یادداشت(MoU) پر دست خط کرلے ،براہ راست موصول ہونے والی دستاویزات سے ایک جانب امیدوار ،دونوں اداروں کاوقت اور وسائل بچیں گے اور دوسری جانب براہ راست دستاویزات موصول ہونے کے سبب تصدیق کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ایک بات مشاہدہ میں یہ آئی کہ ایک استاد نے پی ایچ ڈی ڈگری اپنی جامعہ میں جمع کرانے گیاتواسے کہاگیاکہ ڈگری دینے والی جامعہ اور ہائرایجوکیشن کمیشن سے تصدیق اورتوثیق کراکے لائیے ۔ یہ کام بنیادی طور پر مذکورہ استادکانہیں،جامعہ کاہے کہ اپنے طور پر تصدیق اور توثیق کرائے۔اداہ جاتی روابطہ(Co-ordination)کے ذریعے ایک بڑامسئلہ باآسانی حل ہوسکتاہے۔اس کے لیے انتظامیہ کوچاہیے کہ وہ تمام اداروں کومراسلہ بھیجے اور اپنی نگرانی میں مفاہمتی یادداشت پر دست خط کرائے۔

آن لائن سسٹم

شہریوں کواپنے بہت سے مسائل کے لیے دفاتر کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں ۔ہر محکمے میں اچھے برے لوگ موجودہوتے ہیں ۔اچھے شخص کے پاس ہوسکتاہے کہ کام زیادہ ہو ، سائل کے سرپر سوارہونے سے معمول کاکام بھی متاثر ہوتاہے۔جب کہ بدعنوان ملازم سائل سے رشوت طلب کرتاہے اورپہلے سے جاری کام میں رکاوٹ کاسبب بنتا ہے۔ آن لائن سسٹم سے درخواست گزار کے سہولت ہے کہ وہ اپنی سہولت کے مطابق ہفتے کے ساتوں دن ،چوبیس گھنٹے کسی بھی مقام سے آن لائن درخواست دے سکتاہے۔اس سے درخواست گزار کواپنے ذریعہ معاش یامحکمے سے چھٹی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اختتامیہ

یہ چندنکات ہیں متعلقہ اداروں کے متعلقہ ماہرین کی آرا کی روشنی میں ایک جامع منصوبہ سامنالایاجاسکتاہے ۔ جس میں وفاقی حکومت ،صوبائی حکومت،ضلعی انتظامیہ ، بلدیاتی انتظامیہ اوراداروں کے متعلقہ مسائل اور ذمہ داریوں کا تعین اور اس کاجامع حل درج ہو۔شخصیات اور حکومتوں کی تبدیلیوں سے تعمیر وترقی کاسفر متاثر نہ ہوسکے۔ اداروں کے درمیان باہمی تعاون ہوتاکہ شہریوں کو اداروں کے درمیان فٹ بال بننے کے بجائے کا طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ہو۔

حواشی

۱ ۔ ص ۷ ۴۰تا۴۶۲،تیسری گول میزکانفرنس اور آخری دورہ یورپ،ڈاکٹر عبدالسلام خورشید،لاہور،۷۷ ء۔

۱۰ -https://pakrail.gov.pk/

۱۰ -https://pakrail.gov.pk/

۱۱۔حیدرآبادمی ial study report on Gulistan-e-Sarmast housing scheme, Hyderabad Development Authority: Audit year 2016-17.

۱۱۔حیدرآبادں جنگلات اورمیانی فاریسٹ کے اعدا دوشمار کاحوالہ دیناہے۔ میانی فاریسٹ، کٹڑی فاریست،کھتڑ ،سیری،رائلو اورجام شوروکی طرف دریائی زمین کے جنگلات

۱۲۔نویدغوری انچارچ بلدیہ پارک اینڈ قبرستان۔

۱۲۔نویدغوری انچارچ بلدیہ حیدراآبادپارک اینڈ قبرستان۔

۱۳۔انٹرویوسابق سٹی ناظم حیدرآباد(۲۰۰۴۔۲۰۰۱ء)حاجمیں جنگلات اورمیانی فاریسٹ کے اعدا دوشمار کاحوالہ دیناہے۔ میانی فاریسٹ، کٹڑی فاریست،کھتڑ ،سیری،رائلو اورجام شوروکی طرف دریائی زمین کے جنگلات

۱۳۔انٹرویوسابق سٹی ناظم حیدرآباد(۲۰۰۴۔۲۰۰۱ء)حی معین الدین شیخ۔مئی ۲۰۲۱ء۔

۱۴۔ ‘‘وزارت داخلہ کاعجیب حکم نامہ’ ادارتی صفحہ۱۱ روزنامہ ‘‘نوائے وقت ’’کراچی ،۴مارچ ۲۰۱۸ء۔

۱۴۔ ‘‘وزارت داخلہ کاعجیب حکم نامہ’ ادارتی صفحہ۱۱ روزنامہ ‘‘نوائے وقت ’’کراچی ،۴مارچ ۲۰۱۸ء۔

۱۵۔ ‘‘حیدرآباد2023تا1947ء’’ماہ نامہ ‘‘اطراف’’ کراچی،اکتوبر،نومبر،دسمبر۲۰۲۳ء اورجنوری ۲۰۲۴ء۔

۱۵۔ ‘‘حیدرآباد2023تا1947ء’’ماہ نامہ ‘‘اطراف’’ کراچی،اکتوبر،نومبر،دسمبر۲۰۲۳ء اورجنوری ۲۰۲۴ء۔
۱۶۔ تعمیرات کی خلاف قانون این اوسی کی -04اجی معین الدین شیخ۔مئی ۲۰۲۱ء۔

۱۶۔ تعمیرات کی خلاف قانون این اوسی کی خبر اور سرکاری لیٹر کاحوالہ

۱۷۔ریشم بازارمیں خواتین کے لیے بیت الخلابنائے جائیں گے۔اظہرشیخ،چیئرمین یوسی ۳۲،سرفرازٹاؤن ،حیدرآباد،۲۶،اپریل ۲۰۲۴ء۔

۱۸۔سائٹ ایسویسی ایشن۱۹۹۰ء سے کام کررہی ہے۔ عبدالرحمن راجپوت،سابق ایم پی اے ،چیئرمین سائٹ حیدرآباد

۱۹۔https://sindhculture.gov.pk/contact-us.html

۲۔''محمدﷺ اورشہری منصوبہ بندی''۱۳،اپریل۲۰۱۶ء۔اسداللہ خان شہید،شعبۂ دینیات علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی،https://ilhaad.com

۳۔ملک کاپانچواں اور صوبے کادوسرابڑاشہر ہے۔ special study report on Gulistan-e-Sarmast housing scheme, Hyderabad Development Authority: Audit year 2016-17

۴۔ www.pbs.gov.pk

۵۔ روزنامہ جنگ کراچی۵مارچ ۲۰۱۶۔

۶۔ نکاسیِ آب کانظام ۶۵ برس پراناکاحوالہ

۶۔ نکاسیِ آب کانظام ۶۵ برس پرانانطام ہے۔

۷۔حیسکو بجلی کابل ،مئی ۲۰۲۵ء۔

۷۔حیسکو بجلی کابل ،مئی ۲۰۲۵ء۔

۸۔https://share.google/F5dqrbxvRp67m9jCF

۸۔https://share.google/F5dqrbxvRp67m9jCF

81-طالیہ اور مسولینی سے ملاقات کاحوال

۹۔حیدرآبادبدین ریلوے لائن کاآغاز۱۵اکتوبر۱۹۰۴ء کوہواتھا۔

۹۔حیدرآبادبدین ریلوے لائن کاآغاز۱۵اکتوبر۱۹۰۴ء کوہواتھا۔

Special study report on Gulistan-e-Sarmast housing scheme, Hyderabad Development Authority: Audit year 2016-17.